REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم　وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۶　　شمارہ ۱۸

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّ انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian PIN.143516.

۱۶ر جمادی الاوّل ۱۳۹۷ھ | ۵ر ہجرت ۱۳۵۶ ہش | ۵ر مئی ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ر ہجرت (مئی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲۰ر اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ" احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

★ — حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق بھی ۲۰ر اپریل ہی کی اطلاع ہے کہ — "کل (۱۹/۴/۷۷) گلے میں بلغم پھنسنے کی تکلیف رہی۔ بے چینی بہت رہی۔ اور ضعف بھی رہا۔" احباب حضرت سیّدہ ممدوحہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دُعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۲ر ہجرت (مئی) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی مع اہل وعیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ؛

خُدا تعالیٰ اِس جماعت کو ایک نمونہ کی قوم بنانا چاہتا ہے

اِس کا نمونہ ایسا ہونا چاہیئے کہ لوگوں کو خُدا یاد آجائے اور وہ دِین کو دُنیا پر مقدّم کرلیں!

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مَیں تو بہت دُعا کرتا ہُوں کہ میری سب جماعت اُن لوگوں میں شامل ہو جائے جو خُدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اُٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خُدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور مُمسک اور غافل اور دُنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور مَیں امید رکھتا ہُوں کہ یہ میری دُعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے مَیں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ.... جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے۔ مَیں اور میرا خُدا اُن سے بیزار ہے۔ مَیں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کرلیں کیونکہ خُدا اِس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خُدا یاد آوے، اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں۔ اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدّم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دُنیا پر مقدّم کیا اور پھر وہ اپنے گھروں میں جاکر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ صرف دُنیا ہی دُنیا اُن کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ اُن کی نظر پاک ہے نہ اُن کا دِل پاک ہے اور نہ اُن کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ اُن کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں اور وہ اُس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اُس میں رہتا ہے اور اُسی میں مرتا ہے۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں۔ کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۶۱، ۶۲)

خُلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۵ر اپریل ۱۹۷۷ء

ربوہ ۱۵ر شہادت (اپریل) آج جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں موجودہ حالات کے پیشِ نظر مُلک کے استحکام اور اس میں امن وامان کے قیام کے لئے خاص طور پر دُعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

حضور نے فرمایا اس دُنیا میں ہم جو کام بھی کرتے ہیں وہ یا اپنے لئے ہوتا ہے یا کسی اَور کی خاطر۔ لیکن ایک ہستی ایسی ہے جس کے لئے انسان کوئی کام نہیں کرسکتا۔ اور نہ ہی اُسے ہمارے کسی کام کی احتیاج ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے جو غنی عن العالمین ہے۔ اس کی شان یہ ہے کہ جو شخص اس کی رضا کی خاطر کوئی کام کرتا ہے خواہ وہ کام بظاہر اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے مگر وہ اس کے نتیجہ میں اجر وثواب ضرور عطا کرتا ہے۔ دُنیا میں تو اگر ہم کسی کا کام کریں تو بعض اوقات وہ ناشکری کرتا ہے مگر ہمارا ربّ ایسا ہے کہ اُسے ہمارے کسی کام کی احتیاج نہیں۔ مگر پھر بھی اگر ہم اپنے کسی کام کی بنیاد تقویٰ پر رکھیں تو وہ ایسے رنگ میں اس کا اجر عطا کرتا ہے کہ گویا ہم نے اسی کا کام کیا ہے۔

حضور نے فرمایا بعض کام حالات کے مطابق زیادہ اہمیت اختیار کرلیتے ہیں۔ مثلاً ویسے تو عام حالات میں بھی ہم اپنے مُلک کی بھلائی اور استحکام کے لئے دُعائیں کرتے رہتے ہیں اور مَیں بھی دوستوں کو اس کی تحریک کرتا رہتا ہوں۔ لیکن اِس وقت ہمارا مُلک جن حالات میں سے گزر رہا ہے وہ اِس امر کے متقاضی ہیں کہ ہم

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۵ ہجرت ۱۳۵۶ ہش

مجلسِ مشاورت میں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

ربوہ میں منعقد ہونے والی جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلسِ مشاورت کے مختصر کوائف اخبار بدر کی گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں احباب مطالعہ کر چکے ہیں۔ اس مختصر رپورٹ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اُن ارشاداتِ گرامی کا خلاصہ بھی پڑھا ہوگا جو مشاورت کے مختلف مواقع پر حضور نے احبابِ جماعت کو مخاطب کر کے فرمائے۔

عالمگیر بنیادوں پر خدمت واشاعتِ اسلام کی جس عظیم الشان مہم کو لے کر جماعتِ احمدیہ اس زمانہ میں کھڑی ہوئی ہے، اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے اس امر کی ازحد ضرورت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ہی حضرت امام ہمام کی جملہ ہدایات کو مقدور بھر عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے۔ جب ایک عظیم روحانی شخصیت کو اپنا امام مان لیا تو بمطابق حدیث نبویؐ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ کہ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ جماعت میں شریک تمام افراد اس کی کامل اتباع کریں۔ اور اپنے تمام افعال وحرکات کو اُس کے تابع بنا دیں۔ اس امر کی پابندی نہ کرتے ہوئے اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں اس جماعت کا فرد ہوں تو یہ اس کی خوش خیالی ہی ہے ورنہ حقیقت میں تو اُس نے "جماعت" کے اصل معانی اور اس کی رُوح کو سمجھا ہی نہیں۔ اس لئے کہ جس طرح کوئی جماعت، امام کے بغیر جماعت نہیں کہلا سکتی۔ اسی طرح ہر فردِ جماعت کے لئے بھی یہ امر لازم قرار پاتا ہے کہ وہ امامِ جماعت کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔ اور اپنے جملہ رجحانات ومیلانات کو اسی کے تابع رکھے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ ایک برگزیدہ جماعت بن جانے اور آپؑ کے بعد آپ کے خلفاء عظام کی حیات بخش قیادت کے نتیجہ میں جماعتِ احمدیہ کو دنیا بھر میں ایسی امتیازی حیثیت حاصل ہو چکی ہے جس سے اس وقت تمام دوسرے اسلامی فرقے محروم ہیں۔ چنانچہ مجلسِ مشاورت کے افتتاحی خطاب میں جب حضرت امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فرمایا کہ:۔

"ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا جو فریضہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے وہ اب نمایاں ہو کر سامنے آگیا ہے کیونکہ دنیا میں اسلام کے حق میں بڑی اہم تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں بیرونی ممالک میں ہماری جماعت اپنی تعداد اور اخلاص اور قربانیوں میں خدا کے فضل وکرم سے بسرعت ترقی کر رہی ہے۔" (بدر ۲۱؍ اپریل صفحہ ۲)

تو حضور انور کے اس اظہارِ حقیقت کو سُن کر ہر احمدی پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور شکر وامتنان کے جذبات کے ساتھ آستانۂ الٰہی پر جُھک جاتا ہے کہ محض اس کی عطا کردہ توفیق سے اوّل اسے جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت ملی اور پھر خدمت واشاعتِ دین کی اس مہم میں حصہ لینے کا موقعہ پایا۔

خدمت واشاعتِ دین کی مہم خواہ اپنے ملک کے اندر ہو یا بیرونی ممالک میں، اس کے وسیع تر پروگرام کو چلانے کے لئے بنیادی طور پر دو اہم چیزوں کی ضرورت ہے۔ اوّل یہ کہ اس مہم کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے ضرورت کے مطابق فنڈ ہو۔ دوسرے یہ کہ اس مہم کو سرانجام دینے کے لئے قابل اور مخلص رجالِ کار ملتے چلے جائیں۔ خدا کے فضل وکرم سے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے شروع ہی سے احمدیہ جماعت کی اس رنگ میں تربیت فرمائی کہ نوّے سال سے کسی وقت بھی نہ تو فنڈز کی کمی محسوس ہوئی ہے اور نہ ہی رجالِ کار کی نایابی جماعت کے اس روحانی منصوبے کو آگے بڑھانے میں روک بنی۔ جب بھی خدمت واشاعتِ دین کے لئے مال کی ضرورت پڑی، جماعت کے مخلصین نے وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ کے مطابق سچی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے ایک دوسرے سے بڑھ کر مالی قربانیاں پیش کیں۔ اسی طرح تبلیغ واشاعت کی مہم کو سرانجام دینے کے لئے ہر فردِ جماعت نے اپنے آپ کو اس فریضہ کی ادائیگی کا ذمہ دار جانا اور ہر موقع پر کامل خلوص اور محبت کے ساتھ پورا کیا۔

چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سچے جانشین اور خلیفۂ برحق ہیں اس لئے آپ بھی جماعت کی اسی نہج پر تعلیم وتربیت فرما رہے ہیں۔ چنانچہ مجلسِ مشاورت میں جن اہم امور کی طرف حضور انور نے احبابِ جماعت کو خصوصی توجہ دلائی اُن میں مذکورہ بالا دونوں بنیادی امور کو بڑے ہی پُرلطف انداز میں بیان کرتے ہوئے حضور نے مورخہ ۲؍ اپریل کو منعقدہ مجلس مشاورت کے پہلے اجلاس میں بجٹ پر غور کے دوران فرمایا:۔

"ہمارا بجٹ دراصل وہ مخلص دِل ہیں جو مومنوں کے سینوں میں دھڑکتے ہیں۔ انہی کے جذبۂ اخلاص کے نتیجہ میں ہماری مالی قربانیاں اڑھائی سو گنا بڑھ چکی ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ جماعت کا جو تھوڑا سا حصہ اس سلسلے میں کمزوری دکھاتا ہے اُسے باقی حصہ جماعت زیادہ قربانیاں کر کے ڈھانپ لیتا ہے؟"

(بدر ۲۱؍ اپریل صفحہ ۲)

اسی کے ساتھ جماعت کے ایسے حُسنِ عمل اور اس کی برکت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے حسنِ عمل ہی کی برکت ہے کہ میں نے افریقہ کی سرزمین میں ۱۶ طبی مراکز اور ۱۶ ہائر سیکنڈری سکول قائم کرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ خدا کے فضل سے پورا ہو چکا ہے۔ طبی مراکز میں سے اکثر ہسپتالوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اور ان کی اپنی مستقل عمارتیں بن چکی ہیں۔ جو فرنیچر اور دیگر تمام ضروری سامان سے آراستہ ہیں۔ آؤٹ ڈور مریضوں کے لئے کمروں کے علاوہ اِن ڈور مریضوں کے لئے بستروں کا بھی انتظام موجود ہے۔ ان پر جو روپیہ خرچ ہوا ہے وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی آیا ہے۔ جماعت کا ہر مخلص دِل اس یقین سے پُر ہے کہ وہ خدا کی راہ میں جو قربانی پیش کرے گا وہ اس کے لئے غیر معمولی طور پر بہت برکت کا موجب ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ الحمد للہ۔"

(ایضاً)

دوسرے نمبر پر ہم نے کسی بھی روحانی مہم کو کامیابی سے سرانجام دینے کے لئے رجالِ کار کا ذکر کیا تھا۔ اس ضمن میں بھی اسی موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے "جماعتِ مبلغین" تیار کئے جانے کے لئے مرکز میں جاری دینی درس گاہ میں اپنے نوجوان بچوں کو داخل کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے جو کچھ ارشاد فرمایا، اخبار بدر مجریہ ۲۱؍ اپریل ۷۷ء میں شائع ہو چکا ہے کہ:۔

"حضور نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے ہونہار اور ذہین بچے جامعہ احمدیہ میں داخل کرانے کے لئے بھجوائیں۔ تاکہ وہ فریضہ تبلیغِ اسلام کو کامیابی کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔ وقفِ جدید کے زیرِ اہتمام رضا کار معلمین تیار کرنے کی جو تحریک جاری ہے اس کی طرف بھی حضور نے توجہ دلائی۔"

حضور انور کے اِن دونوں قسم کے ارشادات کو آپ نے بطورِ خاص مطالعہ فرما لیا۔ اب جہاں تک ان پر عمل کرنے کی ذمہ داری کا تعلق ہے، اس کے لئے ہر مخلص احمدی کو اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا ہے۔ اور کوشش کرتے چلے جانا ہے کہ محبوب امام ہمام جو حُسنِ ظن ہمارے متعلق رکھتے ہیں یا جو نقطۂ نظر حضور انور نے ہماری نسبت بیان فرمایا ہے ہم میں سے ہر ایک انفرادی طور پر اپنے آپ کو کس زمرہ میں شامل کر رہا ہے۔ مثلاً بجٹ کو پورا کرنے کے سلسلہ میں حضور نے یہ جو فرمایا کہ جماعت کا ایک بڑا حصہ اپنے بڑھے ہوئے جذبۂ اخلاص کے نتیجہ میں (آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ایک اور فجر!

سورۃ الفجر کی پیشگوئی کے ظہور کی ایک صورت!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر کا ایک اہم اقتباس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ ۱۳۳۵ہش ۱۹۵۶ء میں سورۃ الفجر کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ اس حصہ آیت میں پھر ایک اور صدی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو دس تاریک راتوں کے بعد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے معًا بعد اسلام کی ترقی نہ ہوگی۔ وہ فجر تو ان کے بعد ظاہر ہو جائے گی۔ شعاعیں اور نظر آجائیں گی اور لوگوں کی امیدیں بندھ جائیں گی مگر ابھی رات نہ جائے گی بلکہ ایک صدی کا ابھی وقفہ ہوگا۔ اب اگر ۱۸۹۰ء کو فجر لو تو یہ صدی ۱۹۹۰ء تک چلتی ہے۔ آج کل ۱۹۴۵ء ہے اس لحاظ سے چھیالیس ۴۶ سال ابھی اس لیل میں باقی رہتے ہیں اور اگر ہجری سال لے لو اور ۱۲۷۱ھ کو دس تاریک راتوں کا آخری سال قرار دے دو تو یہ صدی ۱۳۷۱ھ میں ختم ہوتی ہے گویا اس لحاظ سے لیل کے ختم ہونے میں صرف آٹھ سال باقی رہتے ہیں اور اگر صدی کا سر مراد لو اور ۱۴۱۱ھ میں اس لیل کا اختتام سمجھو تو اس میں ۴۷ سال باقی رہتے ہیں۔ یہ تین مدتیں جو تین مختلف جہتوں سے پیدا ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان میں سے کونسی جہت حقیقی ہے اور کونسی غیر حقیقی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تینوں جہتیں ہی حقیقی ہوں۔ جیسے دس راتوں کی پیشگوئی کے بارہ میں میں نے بتایا تھا کہ آپ[۲] کے دعویٰ کے لحاظ سے ایک رنگ میں پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے۔ بیعت کے لحاظ سے دوسرے رنگ میں اور براہین احمدیہ کی اشاعت کے لحاظ سے تیسرے رنگ میں۔ اسی طرح ممکن ہے کہ جانے والی ایک رات کا ایک ظہور آٹھ سال بعد ہو یعنی ۱۹۵۲ء میں۔ ایک ظہور ۴۶ سال بعد ہو یعنی ۱۹۹۰ء میں۔ قمری لحاظ سے چونکہ ایک صدی میں تین سال کی کمی آجاتی ہے اس لئے ۴۷ سالہ میعاد میں سے اگر تین سال نکال دیئے جائیں تو ۴۴ سال باقی رہ جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ لیل ۱۳۹۰ھ ہجری میں ختم ہوگی۔ گویا تین کی بجائے چار جہتیں ہو گئیں۔ چونکہ ابھی یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اس لئے جتنے نقطہ ہائے نگاہ سے بھی تعیین کی جا سکتے ہیں ان سب کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ایک نقطہ نگاہ سے اس لیل کے جانے میں صرف آٹھ سال باقی رہتے ہیں۔ ایک نقطہ نگاہ سے ۴۶ سال باقی رہتے ہیں۔ ایک نقطہ نگاہ سے ۴۷ سال باقی رہتے ہیں اور ایک نقطہ نگاہ سے ۴۴ سال باقی رہتے ہیں۔ اس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہوگا۔ اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی .... اسلام اور احمدیت کی کامل فتح تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ قریباً تین سو سال کے عرصہ میں ہوگی۔ اس کے بعد جو قومیں احمدیت میں شامل نہیں ہوں گی ان کی حیثیت بالکل ایسی ہی رہ جائے گی جیسے آج کل یہود کی ہے۔ بہرحال وہ آخری ترقی خواہ کتنے لمبے عرصہ کے بعد ہو احمدیت کی ایک فتح یا آج سے آٹھ سال بعد ہوگی۔ یا آج سے ۴۴ سال بعد ہوگی یا آج سے ۴۷ سال بعد ہوگی یا آج سے ۴۶ سال بعد ہوگی۔ یا ان سالوں کے لگ بھگ وہ فتح ظاہر ہو جائے گی کیونکہ پیشگوئیوں میں دن نہیں گنے جاتے۔ بلکہ ایک موٹا اندازہ بتایا جاتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان چاروں اوقات میں چار مختلف قسم کی فتوحات ظاہر ہوں۔ پس ان سب سالوں میں یا ان سالوں کے لگ بھگ ضرور کسی نہ کسی رنگ میں احمدیت کو فتح حاصل ہو جائیگی۔

فتح و نصرت کے نشانات قریب قریب عرصہ میں ظاہر ہونے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ مومنوں کے ایمان ساتھ کے ساتھ تازہ ہوتے رہتے ہیں۔ جیسے گھر سے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلامتی کے ساتھ نکل آئے تو مومنوں کو ایک خوشی پہنچی۔ جب غار ثور میں دشمنوں کے حملہ سے بچ گئے تو دوسری خوشی پہنچی۔ مدینہ پہنچے تو تیسری خوشی حاصل ہوئی۔ بدر کی جنگ میں کفار کو شکست ہوئی تو چوتھی خوشی پہنچی۔ اسی طرح ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان چاروں مدتوں میں سے ہر مدت کے اختتام پر فجر کی ایک نئی شکل ظاہر[۳]

[۳] کرتا رہے۔ اور اسی طرح مومنوں کے ایمانوں کو تقویت دیتا رہے۔" (تفسیر کبیر پارہ ۳۰ سورۃ الفجر صفحہ ۵۲۸-۵۲۰)

جماعتہائے احمدیہ بنگلہ دیش کے ۵۳ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز پیغام

ماہ امان (مارچ ۱۹۷۷ء) میں جماعتہائے احمدیہ بنگلہ دیش کا ۵۳ واں جلسہ سالانہ ڈھاکہ میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جو روح پرور اور بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا، افادۂ احباب کی خاطر اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— (اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھو الناصر

برادرانِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ مستقبل قریب میں اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہمارے اجتماعات کی نوعیت دوسرے عوامی اجتماعات سے مختلف ہوتی ہے اسلئے نشستند و گفتند و برخاستند والی بات نہیں ہونی چاہیئے بلکہ دعا اور تدبیر سے اس امر کی پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ مقاصد عالیہ پورے ہوں جن کیلئے ان کا انعقاد ہوتا ہے۔ ان مقاصد میں سے نوجوانوں، بچوں اور بڑوں کی تعلیم و تربیت اور اعلائے کلمہ حق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے جماعتی اجتماعات میں کوشش ہونی چاہیئے کہ جماعت کے سب افراد چھوٹے اور بڑے جہاں تک حالات اجازت دیں اس میں شامل ہوں اور ہمہ وقت حاضر رہ کر ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

جس دور میں سے ہم گذر رہے ہیں وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ چودھویں صدی ہجری اب اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ پیشگوئیوں کے مطابق اس صدی میں امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور ہونا تھا۔ دوسرے لوگ تو مہدی اور مسیح کے ظہور سے ناامید ہو کر یہ کہتے پائے جاتے ہیں کہ یہ خبریں سب فرضی ہیں اور کسی مصلح یا ریفارمر کے آنے کی ضرورت نہیں۔ ایسے لوگ تو معذور ہیں کیونکہ آنے والا ان کے تصورات کے مطابق نہیں آیا۔ لیکن آپ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے امام کو شناخت کرنے کی توفیق بخشی۔ آپ لوگوں کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں اسلام کو باقی ادیان پر غلبہ حاصل ہونا ہے۔ وہ تمام ارضی و سماوی علامات جو ظہور مہدی سے متعلق تھیں پوری ہو چکی ہیں۔ اور آنے والا آچکا ہے۔ اور سے

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح :: نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

کی آواز آپ کے کانوں میں پڑ چکی ہے۔ پھر آپ اپنی آنکھوں سے اس امر کا مشاہدہ کر رہے ہیں کہ کسطرح مشرق و مغرب میں یہ خدائی آواز گونج کر سعید روحوں پر اپنا اثر کر رہی ہے۔ اس زمانہ کی اہمیت کا اندازہ تو اس امر سے ہی ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب وہ امام مہدی ظاہر ہو تو برفانی پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے تو ضرور جانا اور اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جانا اور اس کو میرا سلام پہنچانا۔ اس ہدایت اور ارشاد میں ایک سبق تو حضورؐ نے یہ دیا ہے کہ کامیابی ایک ہاتھ پر جمع ہونے اور جمع رہنے سے وابستہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کو یہ سبق نہ صرف یہ کہ ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی اولادوں اور آنے والی نسلوں کو اس کی تاکید کرتے چلے جانا چاہیئے کہ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ جس نے امام وقت سے اختلاف کیا وہ ہلاک ہو گیا۔

دوسرا سبق اس ارشاد میں یہ دیا گیا ہے کہ اس وقت غلبۂ اسلام کے لئے بڑی قربانی پیش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اگر اس مقصد کے لئے برفانی پہاڑوں پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے تو اس قربانی سے بھی دریغ نہ کرنا۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ جس قدر عظیم مقصد پیش نظر ہوگا اسی قدر عظیم جدوجہد اور قربانی اس کے لئے کرنی ہوگی۔ خدائی تقدیر آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی تغیر پیدا کر رہی ہے اور تائید حق کی ہوا اب چلتی ہوئی محسوس ہونے لگی ہے۔ وہ دن دور نہیں جب مشرق و مغرب کے رہنے والے ایک واحد و یگانہ خدا کے پرستار بن جائیں گے اور اس کے پاک کلام اور پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و قیمت کو پہچاننے لگیں گے۔ اور ساری دنیا میں ایک ہی خدا ہوگا اور ایک ہی رسولؐ۔ ساری اُمتیں الگ الگ اپنا وجود کھو کر اُمتِ واحدہ میں ضم ہو جائیں گی اور دنیا انسانیت پھر سے محبت، آشتی، سلامتی اور سلامت روی کا نظارہ دیکھے گی۔ انشاء اللہ!

اس تغیر کے پیدا کرنے میں الٰہی تدابیر تو برسرِ کار آرہی ہیں۔ جو کام ہمارے سپرد ہے اس کی طرف پوری توجہ ہونی چاہیئے۔ آسمان جس آواز کو بلند کرنا چاہتا ہے ہماری زبانیں اس کے اظہار میں گنگ نہ ہوں اور اعلائے کلمۂ حق کا کام بہرحال جاری رہنا چاہیئے۔ دوسرے نہ صرف ہماری زبانیں اسلام کی صحیح اور حسین تعلیم کی دعوت دینے والی ہوں (آگے صفحہ ۱۳ کالم ۳ پر دیکھیے)

(آگے صفحہ ۱۳ کالم ۳ پر دیکھیے)

خطبات نکاح

اسلام نے مرد اور عورت میں مکمل اور حسین مساوات قائم کی ہے

فرمودہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱)

مؤرخہ ۱۲؍اخاء ۱۳۵۵ ہش بمطابق ۲۴؍اکتوبر ۱۹۷۶ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد سرور صاحب رضا بی۔اے۔ ایف سرگودھا کا نکاح پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم نیک محمد صاحب ابن مکرم صالح محمد صاحب ربوہ سے۔

۲۔ محترمہ مبارکہ ایاز صاحبہ بنت مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مرحوم کا نکاح گیارہ ہزار روپیے حق مہر پر مکرم ناصر جاوید خان صاحب ابن مکرم ملک صفدر علی خان صاحب آف کراچی سے۔

خطبۂ مسنونہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

جس قدر

مکمل اور حسین مساوات

مرد اور عورت میں اسلام نے قائم کی ہے وہ ہمیں کہیں اور نظر نہیں آتی۔ ہر دو کے حقوق کو ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ مرد و زن کے جو رشتے نکاح کے ذریعہ سے قائم کئے جاتے ہیں۔ ان میں خوشحالی کا سامان صرف اس صورت میں پیدا ہوتا ہے اور پیدا ہو سکتا ہے کہ خاوند اس بات کا خیال رکھے کہ جو حقوق قائم کئے ہیں وہ ان کو ادا کر رہا ہو اور بیوی اس بات کا خیال رکھے کہ جو حقوق خاوند کے اسلام نے قائم کئے ہیں وہ انہیں ادا کر رہی ہو۔ اگر یہ صورت ہو تو گھر کا ماحول نہایت خوشحالی کا ماحول ہوگا، خوشی اور مسرت کا ماحول ہوگا۔

خدا کرے

کہ ہماری جماعت میں جو بھی رشتے قائم ہوں، ان کے نتیجہ میں اسی قسم کا حسین ماحول جو کہ اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے، قائم رہے اور وہ ہر دو خاندانوں کے لئے خوشحالی کے سامان پیدا کرتا رہے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا فرمائی ٭

(۲)

مؤرخہ ۱۳؍امان ۱۳۵۶ ہش (۱۳؍مارچ ۱۹۷۷ء) بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ راشدہ منصورہ صاحبہ بنت مکرم مولوی عبد الباقی صاحب مرحوم کا ۲۰ ہزار روپے حق مہر پر مکرم ملک رؤوف احمد صاحب ابن مکرم عبد اللطیف صاحب ظہور ساکن لاہور کے ساتھ نکاح کا اعلان فرمایا۔

اعلانِ نکاح سے قبل حضور نے مکرم الحاج ملک عبد الرحمٰن صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ دوالمیال جو اسی روز صبح دار الرحمت غربی ربوہ میں وفات پا گئے تھے، کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ پھر نکاح سے متعلق خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

موت اور زندگی

انسان کے ساتھ ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جنازہ بھی ہوتا ہے نکاح کا اعلان بھی ہوتا ہے۔ لوگ پیدا بھی ہوتے ہیں پھر اپنے وقت پر اُن کی وفات بھی ہوتی ہے۔ پیدائش کا سلسلہ موت کے سلسلہ کو جنم دیتا ہے اور پیدائش کے سلسلہ کا تعلق نئے رشتوں کے استوار ہونے سے ہے جو نکاح کے ساتھ اسلام میں قائم ہوتے ہیں۔

میں اس وقت ایک عزیزہ کے نکاح کا اعلان کروں گا۔ یہ عزیزہ

محترم مولوی عبد الباقی صاحب مرحوم

کی چھوٹی صاحبزادی ہیں اور غالباً ان کے بچوں میں بھی سب سے چھوٹی ہیں۔ مولوی عبد الباقی صاحب سلسلہ کے مخلص اور فدائی رکن تھے۔ اُنہوں نے اپنی زندگی میں سلسلہ کی بڑی خدمت کی۔ آج اس وقت عزیزہ کے بھائی ڈاکٹر شمیم صاحب ان کے ولی ہیں جو میاں عبد الرحیم احمد اور میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ کے داماد ہیں۔

اس عزیزہ کا رشتہ ملک رؤوف احمد صاحب سے طے پایا ہے۔ ملک صاحبان کا یہ خاندان بھی پرانا احمدی خاندان ہے۔ ان کے بزرگ بھی اخلاص سے خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والے تھے۔

ہماری دعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے اور ہر دو خاندانوں کے لئے، جماعت کے لئے، قوم کے لئے اور دنیا کے لئے مفید نتائج پیدا ہوں اور انسانیت کی خدمت کرنے والی اولاد اس رشتہ سے آگے چلے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا کرائی ٭

(الفضل مؤرخہ ۲۸؍مارچ ۱۹۷۷ء)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

احمدیہ مسجد لندن میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر کامیاب مجلسِ مذاکرہ کا انعقاد

مختلف مذاہب کے نمائندگان کی تقاریر۔ ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ خبر کی وسیع پیمانے پر اشاعت

لندن سے مسجد فضل کے امام مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق نے اطلاع دی ہے کہ احمدیہ مسلم مشن لندن کے زیرِ اہتمام ایک نہایت کامیاب مجلسِ مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر مختلف مذاہب کے نمائندگان نے تقاریر کیں۔ اور جماعتِ احمدیہ کی اُن خدمات کو سراہا جو وہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلے میں سرانجام دے رہی ہے۔ ریڈیو اور اخبارات نے اس مجلسِ مذاکرہ کے انعقاد کی خبر کو وسیع پیمانے پر نشر کیا۔ آمدہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"لنڈن ۲۸ مارچ۔ کل بتاریخ ۲۷ مارچ احمدیہ مسجد فضل لنڈن میں ایک نہایت کامیاب مجلسِ مذاکرہ منعقد ہوئی۔ پانچ صد سے زائد اصحاب اس میں شامل ہوئے جن میں ڈیڑھ صد غیر مسلم بھی تھے۔ اس مجلس میں بدھ مت، ہندو مت، سکھ مت، عیسائیت اور بعض دیگر مذاہب کے نمائندوں نے شامل ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسلام کی نمائندگی محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور خاکسار نے کی۔ صدارت کے فرائض ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفر چوہدری نے سرانجام دیئے۔ مقامی ریڈیو نے اس موقع پر خاکسار کا ایک خاص انٹرویو بھی نشر کیا۔ بہت سے اخبارات کے نمائندوں کے علاوہ بی بی سی کا نمائندہ بھی موجود تھا۔ مقررین نے جماعتِ احمدیہ کی ان خدمات کو سراہا جو وہ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں سرانجام دے رہی ہے۔ الحمد للہ!"

پیغام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

بقیہ صفحہ ۳

بلکہ ہمارے عمل اور ہمارے کردار میں اُس کا حُسن نمایاں ہو۔ آج سب سے زیادہ دنیا کو نیک نمونہ کی ضرورت ہے اور ہماری جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ اس نمونہ کو پیش کرے۔ اگر ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے اور ہمارے مرد اور ہماری عورتیں اس کی اہمیت کو ذہن نشین کر لیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال لیں تو غلبۂ اسلام کی ہم بہت جلد کامیابی سے ہمکنار ہو سکے گی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح سمجھنے اور انہیں کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہمارے اجتماعات کو ہر اجتماعات کو ہر پہلو سے بابرکت اور نتیجہ خیز بنائے آمین

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث
۲۵/۱/۵۶/۷۷

ہزار سال پہلے کی تاریخ اسلام کا ایک ورق

حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا اعلان

جناب شیخ عبدالقادر صاحب محقق عیسائیت لاہور

[اخویم مکرم جناب مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے MEDIEVAL ISLAM کتاب کے دو ورق اس عاجز کو بھجوائے۔ اس فوٹو کاپی میں ایک قیمتی حوالہ ہے۔ اس پر تحقیق پیش خدمت ہے]

آج سے ایک ہزار سال پہلے کے عالمی نقشہ پر ایک نگاہ ڈالیں۔ ایک طرف عالم اسلام پر مشتمل خلافت عباسیہ بغداد ہے۔ اور دوسری طرف عیسائی بلاک میں مشرقی بازنطینی، رومی سلطنت' (اہل بازنطین) سلطنت بغداد کے نظری اور مستقل دشمن تھے۔ جب بھی مسلمان شکست و افتراق کا شکار ہوتے قسطنطنیہ کے بزنطینی تیاجرہ اس سے فائدہ اٹھاتے اور ان پر چڑھ دوڑتے۔ اسی زمانہ میں رومی حکمران نیکیفورس نے ایشیائے کوچک سے دریائے فرات تک فتوحات حاصل کیں۔ شمالی شام مسلمانوں سے چھین گیا اب اس نے یروشلم آزاد کرانے اور مکہ معظمہ پر چڑھائی کرنے کا منصوبہ بنایا۔ تاریخ کی ایک جھلک آئینہ ایام میں یوں محفوظ ہے :-

"Nincephoos saw him-self as freeing Jerusalam and marching on the Mecca"
(Religion in The Middle-east, by A.G. Arbery vol I P. 249)

بزنطینی حکمران نکیفورس (۹۶۹-۹۶۳ء) خواب دیکھنے لگا کہ وہ یروشلم کو آزاد کرانے کے بعد مکہ معظمہ کی طرف مارچ کرے گا۔ اس کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوا کیونکہ اس کے قابل ترین جرنیل نے محل میں بڑی بے دردی سے اسے قتل کر دیا۔ اس سازش میں ملکہ بھی شامل تھی؎۔

تاریخ اسلام کا ایک ورق' جو کہ ہم قارئین کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں اسی زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ رومی اور مسلمانوں کی آویزش کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

● نویں صدی کے آخری ربع میں بازنطینی رومیوں نے اسلامی سلطنت کی انتشار افتری سے فائدہ اٹھایا اور سرحدی صوبوں پر یورش کر دی لیکن جب شام پر احمد ابن طولون کا قبضہ ہوا تو اس کے گورنر نے انہیں شکستیں دینا شروع کیں۔

● دسویں صدی کے آغاز میں قرامطہ کے فتنہ سے فائدہ اٹھا کر بازنطینی حکومت نے ایشیائے کوچک میں مسلمانوں کا ناطقہ بند کر دیا کیونکہ قرامطہ کی تباہ کاریوں کے باعث خلافت عباسیہ دوبارہ مفلوج و مضمحل ہو گئی تھی۔ اس کے بعد خلیفہ مکتفی (۹۰۲ء تا ۹۰۷ء) نے بازنطینی افواج کو شکستیں دیں اور مصر پر بھی مستقل قبضہ کر لیا۔ مکتفی نے قرامطہ کا زور بھی بہت کچھ توڑ دیا تھا۔

● دسویں صدی کے وسط میں ایک ترک جرنل توزون نامی نے بغداد پر قبضہ کر لیا۔ اور خلیفہ عباسی متقی کو پکڑ کر معزول اور اندھا کر دیا اسی زمانہ میں بازنطینیوں نے دریائے فرات کے پار عدلیسہ تک تمام اسلامی علاقے کو برباد و پامال کر ڈالا۔

● ۹۶۰-۹۶۶ عیسوی میں مسلمانوں اور بزنطینیوں میں آویزش انتہا پر تھی۔ ایک بزنطینی خطیب نے مسلمانوں کا معیار گرانے اور لوگوں میں جوش و خروش پیدا کرنے کیلئے ایک قصیدہ لکھا جسے ہم رزمیہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس قیصر کی تعریف' اس کی مہمات کی توصیف کے علاوہ مسلمانوں کے بعض مروجہ غلط عقائد سے فائدہ اٹھایا۔ اور اشتعال انگیزی اور ہجو رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حد کر دی۔ اسلامی کیمپ سے اسلام کے ایک بطل جلیل اور غیور فرزند نے جواب دیا۔ یہ قصیدے یا زبیبے آثار سے مل گئے ہیں۔ ان کا ترجمہ یونیورسٹی آف شکاگو کے ایک مستشرق G.E VON GRUNEBAUM نے ایک مشہور میگزین میں شائع کر دیا ہے؎۔ اور پھر اپنی کتاب میں کچھ اشعار درج کئے ہیں۔ یہ طویل قصیدے اور ان پر مشتمل ترجمہ ۴۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہجو انتہائی شرمناک ہے۔ دل نہیں چاہتا کہ اسے نوک قلم پر لایا جائے لیکن تصویر کے اس رُخ کے بغیر اسلام کے فرزند غیور کے دندان شکن اور ترکی بہ ترکی اس جواب کی لذت نہیں آئے گی جو اسلامی کیمپ سے دیا گیا۔ عیسائی دربار میں جو قصیدہ پیش کیا گیا اس کے جواب کیلئے نقل کفر کی ناگواری تھوڑی دیر کے لئے آپ بھی برداشت کر لیں۔ ہم اپنے دل پر پتھر رکھ کر ایک دو فقرے اس جگہ درج کریں گے۔ "جواب آں غزل" کے بعد یہ ناگواری ختم ہو جائیگی اور خوش گواری میں بدل جائیگی۔

بزنطینی خطیب نے دربار میں جوش خطابت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ تو سارے مشرق کو فتح کرے گا اور طاقت و قوت کے بل بوتے پر صلیبی مذہب کو پھیلا دے گا۔ دلیل اس تعلّی کی یہ ہے۔ اس نے کہا :-

"ہاں یسوع کو دیکھو! اس کا تخت بلند آسمانوں کے اوپر بچھا ہے اور جس نے یسوع کے ساتھ خود کو وابستہ کر لیا وہ عدالت کے روز اپنی مُراد پالے گا۔ اور نجات سے ہمکنار ہوگا۔"

اب مسلمان مخاطب ہیں۔ خاکش بدہن بزنطینی خطیب نے کہا :-

"لیکن تمہارا صاحب اور ساتھی وہ ہے جسے قبر کی مٹی نے زیر زمین فنا اور تحلیل کر دیا اور وہ بوسیدہ ہڈیوں کے درمیان ایک مُشت استخوان بن گیا بلکہ ہڈیوں کا چُورا۔"

یہ قصیدہ جب اسلامی دربار میں پہنچا تو کہرام مچ گیا۔ اس وقت کے اکابر علماء میں سے جناب القفّال ایک فقیہہ اور مناظر اسلام تھے۔ اسلام کے ایک غیور فرزند۔ آپ نے اسی طرز میں اس کا جواب لکھا۔ اب جواب ملاحظہ ہو :-

"جو شخص مشرق اور مغرب کو فتح کرنے کی تمنا رکھتا ہے اور صلیب کے ذریعہ اپنے عقیدے کی ترویج چاہتا ہے وہ ان تمام لوگوں میں کمینہ ترہے جو اپنی خواہشات کے گھوڑے پر سوار ہیں۔ جو شخص اپنی صلیبوں کے سامنے دوزانو ہے ان کی خدمت کرتا ہے اور اس واسطے سے راہ ہدایت پانے کی خواہش رکھتا ہے وہ ایسا گدھا ہے جس کی ناک داغی گئی ہے۔ او نادان دشمن! اگر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر موت آئی تو (مرنا نبیوں کی سنت ہے) حضور نے اس نظیر کی پیروی کی جو بڑی شان رکھنے والے نبیوں کا نمونہ تھا اور پھر یہ بھی سوچ! یسوع نے بھی وقت مقررہ پر وفات پائی وہ اس جہان فانی سے گذر گیا۔ جیسے آدم علیہ السلام کی اولاد میں دوسرے انبیاء فوت ہو گئے ہیں۔"

(Medieval Islam By -- Gustave E. Von Grune-baum. P. 18-19.)

اس جواب نے دشمن کو خاموش کر دیا اس نے جان لیا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو بلند آسمانوں پر جسمانی طور پر رفع عیسیٰؑ کے قائل ہیں بلکہ ان کا سب سے بڑا عالم وہ شخص ہے جو یہ کہتا ہے ؎

ابن مریمؑ مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم

اب آیئے جناب القفّال سے آپ کا مختصر تعارف کرا دیں۔ عربی قاموس شخصیات' "اعلام قاموس تراجم" تالیف خیر الدین الزرکلی (جلد ۷ صفحہ ۱۵۹ کالم علا) میں لکھا ہے :-

القفّال - ۲۹۱ - ۳۶۵ ھ
۹۰۴ - ۹۷۶ م

محمد بن علی بن اسماعیل الشاشی القفّال' ابوبکر: من اکابر علماء عصرہ بالفقہ والحدیث واللغۃ والادب من اہل ما وراء النہر۔ وھو اول من صنف الجدل الحسن من الفقہاء وعنہ انتشر مذہب الشافعی فی بلادہ مولدہ ووفاتہ فی الشاش (وراء نہر سیحون) رحل الی خراسان والعراق والحجاز والشام من کتبہ "اصول الفقہ" و "محاسن الشریعۃ" و "شرح رسالۃ الشافعی۔"

القفّال ۲۹۱ھ میں پیدا ہوئے وفات ۳۶۵ھ میں یعنی ۹۷۶-۹۰۴ عیسوی ان کا زمانہ ہے۔ آپ کا پورا نام یوں ہے۔ محمد بن علی بن اسماعیل الشاشی' القفّال۔ ابوبکر۔ اس کے بعد لکھا ہے :-

وہ اکابر علماء زمانہ میں سے تھے فقہ' حدیث لغت و ادب کے عالم بے بدل۔ القفّال ماوراء النہر کے رہنے والے تھے وہ فقہاء میں سے پہلے ہیں۔ جنہوں نے (جادلہم بالتی ھی احسن کے پیش نظر) مباحثات و مناظرات کے سلسلہ میں تصانیف کیں۔ انہی کے دم سے مذہب شافعی ماوراء النہر کے بلاد و امصار میں پھیلا ان کی ولادت اور وفات نہر سیحون کے پار "الشاش" میں ہوئی۔ (یعنی تاشقند) انہوں نے زندگی بھر خراسان' عراق' حجاز و شام میں سفر کئے۔ ان کی تصانیف میں "اصول الفقہ" محاسن الشریعۃ" شرح "رسالۃ الشافعی" ہے۔

ظاہر ہے کہ القفّال بہت بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ مذہب شافعی کے وہ گویا ستون تھے۔ انہوں نے برملا طور پر یہ اعلان کیا کہ مرنا نبیوں کی سنت ہے۔ محمد رسول اللہ

؎ Byzantium By Bayes and Moss P. 22-23.

؎ Analecta Orientalia, XIV (1937) 41-46

صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور بتادیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت سب نبی فوت ہوگئے۔

یہ جواب اسلامی دربار میں پڑھا گیا اس زمانہ کے علماء نے سُنا پھر بزنطینی دربار میں پہنچا اور دونوں قصیدے بارزینے محفوظ ہوگئے۔ عصر حاضر میں منکشف ہوئے۔ اس انکشاف سے صاف ظاہر ہے کہ حیاتِ عیسیٰ کا عقیدہ امت کا متفقہ نہیں ہے۔ غیرتِ اسلامی نے بارہا اس عقیدے کو ردّ کیا ہے۔

"خریدۃ العجائب" تصنیف ہے علامہ ابن الوردی (۷۲۲ ھ) کی۔ اس میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کے تین گروہ ہیں۔ دو فرقے ایسے ہیں جو وفاتِ مسیحؑ کے قائل ہیں۔ اور نزول سے مثیل مسیحؑ کی بعثت مراد لیتے ہیں۔ یا یہ سمجھتے ہیں کہ آنے والا روح مسیحا سے کرآئے گا۔

(صفحہ ۲۱۴)

القفال اور اس صدر کے بعض دوسرے علماء اسی عقیدہ کے تھے۔ انہوں نے کھلے بندوں جملہ انبیاء کی وفات اور بالخصوص حضرت مسیحؑ کی وفات کا اعلان کیا اور ڈنکے کی چوٹ خلافت عباسیہ میں اس عقیدے کا اظہار کیا۔ بزنطینی کیمپ میں بھی اس کی صدائے بازگشت سُنی گئی۔ اور دوسرے علماء نے بھی اس عقیدے کو مانا۔ ورنہ دربار سے اس کی توثیق محال تھی۔ قرآن کریم میں ہے،

"اور ہم نے کسی انسان کو تجھ سے پہلے غیر طبعی عمر نہیں بخشی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تُو مرجائے اور دوسرے زندہ جاوید ہوں۔ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔" (انبیاء: ۳۵-۳۶)

القفال کا جواب اسی آیتِ مبارکہ سے عبارت اور اس کی تعبیر اور تفسیر ہے۔

ضروری حوالے

آخر میں Medieval Islam کا حوالہ درج ذیل ہے۔ دونوں قصیدوں کے اشعار کا انگریزی ترجمہ یہ ہے۔

"The Christian announces that he will Conquer the East and spread the religion of the Cross by way of force:

And Jesus, His Throne is high above the heavens. Who is allied with Him reaches his goal (i.e. salvation) on the Day of strife (i.e. Judgment Day.) But your Companion (i.e. Mohammed), the moisture (of the grave) annihilated him below the ground, and he has turned (a heap of) splinters among those decayed bones."

2.

"The Muslim shaih retorts in the same vein.

Whoever desires the Conquest of East and West propagandaing for the belief in a cross is the meanest of all who nourish desires.

Who serves the Crosses and wishes to obtain right guidance through them is an ass with a brand mark on his nose.

And if the prophet Mohammad has had to die, he (only) followed the procedent set by every exalted prophet. And Jesus, too, met death at a fixed term, when he passed away as do the prophets of Adam's seed."

اِعلاناتِ نکاح

(۱) قادیان یکم ہجرت (مئی)۔ آج بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ بی۔ اے کا نکاح عزیز مکرم ناصر احمد خان صاحب پسر بشیر محمد خان صاحب آف بمبئی کے ساتھ چھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

خطبہ مسنونہ کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے فریقین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "عزیز ناصر احمد صاحب، محترم سید بشارت احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہیں۔ اور مولانا امینی صاحب کو مختلف رنگوں میں خدمات دینیہ کی توفیق ملی ہے۔ تبلیغی میدان میں آپ کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی اور اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مرکز سلسلہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین

مکرم بشیر محمد خان صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر درویش فنڈ میں ۱۲/- روپے۔ اعانت بدر میں ۱۰/- روپے اور شکرانہ فنڈ میں ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

(۲) قادیان ۲ ہجرت (مئی) آج بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کی بیٹی عزیزہ عزیزہ مبارکہ صاحبہ کا نکاح مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب پسر مکرم غلام دستگیر صاحب مرحوم آف امریکہ (متوطن حیدرآباد دکن) کے ساتھ مبلغ پچیس ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

خطبہ مسنونہ کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب جب تک حیدرآباد میں رہے جماعتی کاموں میں دلچسپی لیتے رہے۔ گزشتہ دنوں انہیں قادیان آنے کا موقع ملا تو اپنے قیام کے دوران انہوں نے بیمار درویشانِ کرام کی تشخیص مرض اور مفید مشوروں کے ذریعہ خدمت کی توفیق پائی۔ (ڈاکٹر صاحب موصوف آجکل امریکہ میں General and vascular Surgery کی پراکٹس کر رہے ہیں)

محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہمارے ذاتی تعلقات بھی ہیں اور وہ حضرت امیر صاحبؓ مرحوم اور ہمارے خاندان کی خدمت وطبی امداد کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۲۵۰/- روپے شادی فنڈ میں۔ ۲۵/- روپے اعانت بدر میں اور ۲۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے ۱۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں اور ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

(ایڈیٹر بدر)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ لندن سے مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم نذیر احمد صاحب باجوہ کی بیٹی تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ اور RED CELLS نیا خون بنانے کے قابل نہیں رہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو محض اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے آمین۔

(حضرت صاحبزادہ) مرزا وسیم احمد (صاحب۔ قادیان)

۲۔ حیدرآباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انچارج مبلغ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کو مورخہ ۲۶ کو آٹو رکشہ پر جاتے ہوئے شدید حادثہ پیش آگیا جس کے باعث دائیں بازو کی ہڈی میں فریکچر آگیا اور کہنی کی ہڈی اپنی جگہ سے ہل گئی۔ عثمانیہ ہسپتال حیدرآباد میں داخل کرکے پلستر لگا دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۳۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم فضل محمد صاحب ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے آج پانچ دن سے غشی اور بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق ان کے دماغ کی کوئی رگ پھٹ گئی ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل سے شفاء عطا فرمائے آمین۔ خاکسار: حسن محمد۔ برہ پور۔ بھاگلپور

٭ موصوف نے مبلغ ۱۰۰/- روپے صدقہ کی مد میں ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

تبدیلی پروگرام دَورہ مکرم فرید احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

اخبار بدر مجریہ ۲۱ اپریل ۷۷ء میں مکرم فرید احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید کے دَورہ کا پروگرام شائع ہو چکا ہے۔ اب موصوف اپنا یہ دَورہ (صوبہ یوپی و راجستھان) اسی پروگرام کے تحت مورخہ ۹ مئی ۷۷ء سے شروع کر رہے ہیں احبابِ جماعت مطلع رہیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

تقریر بر جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۱۹۷۶ء　(آخری قسط)

عقائدِ احمدیت

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ

مسئلہ ختم نبوت

سامعین کرام! دوسرا بڑا اختلاف جس کو آج کل خاص طور پر علماء نے جماعت احمدیہ کی تکفیر اور غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے لئے بطور بنیاد کے بنایا ہے وہ ہے مسئلہ ختم نبوت کا ہے حالانکہ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں یہ اختلاف بنیادی اختلاف ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ محض فروعی اختلاف ہے کیونکہ اوّل تو جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بدل و جان تسلیم کرتی ہے جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلعم کو "خاتم النبیین" کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ جس کے عقائد کی بنیاد ہی شریعتِ اسلامیہ قرآن مجید اور سنّتِ نبوی صلعم پر ہے وہ اس سے انکار کرے بلکہ یہ تو مخالف و حاسد مولویوں کی سراسر الزام تراشی اور بہتان طرازی ہے تاکہ وہ عام مسلمانوں کو ہم سے بدظن کر کے دور کریں۔ ورنہ بانی جماعتِ احمدیہؑ فرماتے ہیں:-

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوّتِ یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصّہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے"

(الحکم، ۱۰ر مارچ ۱۹۰۵ء)

پس احمدیوں کو ختمِ نبوت کا منکر قرار دینا انتہائی زیادتی اور ظلم ہے۔ اور پھر پُرلطف بات تو یہ ہے کہ ہمارے عام مسلمان بھائی آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین ماننے کے باوجود آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ نبی اللہ کے آنے کے قائل ہیں تو پھر ختمِ نبوت کیسے باقی رہی اور وہ کیوں ختمِ نبوت کے منکر قرار نہیں پاتے؟ حالانکہ قرآن مجید میں جہاں آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے وہاں کوئی ایسی تصریح نہیں ہے کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ اب پُرانا نبی آسکتا ہے۔ اور نیا نہیں آسکتا چنانچہ اسی بات کے پیشِ نظر دانشوروں کی نمائندگی کرتے ہوئے مولانا محمد عثمان فارقلیط نے جو ہندوستان کے مایۂ ناز صحافی تھے یہ فرمایا:-

"لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی تو اپنے آپ کو مسیح مہدی کہیں ..... لیکن ہمارے علماء اسرائیلی اور حقیقی نبی کو رسول اکرم کے بعد دنیا میں لائیں وہ کافر قرار نہ پا سکیں بلکہ مسلمان اور مکفّر ٹھہریں اے علماء کرام! اگر آپ قادیانی فرقہ کی جڑ کاٹنا چاہتے ہیں تو پہلے اپنی جڑ کاٹیں"

(شبستان نومبر ۱۹۷۴ء)

یہی وجہ ہے کہ ایک طرف عقیدہ ختمِ نبوّت اور ایک طرف عقیدہ نزولِ عیسیٰ کو دیکھ کر بزرگانِ امّت کو بھی ختمِ نبوت کی یہ تاویل و تشریح کرنی پڑی کہ آنحضرت صلعم کی ختمِ نبوّت سے مُراد یہ ہے کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو نئی شریعت لائے یا جو شریعتِ محمّدیہ کو منسوخ کرنے والا ہو بلکہ جو بھی نبی ہوگا وہ آنحضرت صلعم کے تابع ہوگا۔ اور ایسی نبوّت کا نام بزرگانِ سلف نے نبوّت الولایۃ رکھا ہے اور یہی عقیدہ جماعتِ احمدیہ کا بھی ہے چنانچہ وقت کی رعایت سے صرف چند حوالے بزرگانِ سلف کے اس تعلّق میں پیش کرتا ہوں جو جماعتِ احمدیہ کے مؤقف کی تائید کرتے ہیں اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ختمِ نبوّت کی جماعت احمدیہ نے کوئی نئی تشریح نہیں کی اور نہ ہی اس تعلّق میں جماعتِ احمدیہ کے عقائد عام مسلمانوں سے الگ ہیں۔

(۱) چنانچہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ:-

"قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ"

(دُرِّ منثور جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۰۴ و تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تو بے شک کہو لیکن یہ نہ کہو کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۲) امام محمد طاہر سندھی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵ میں حضرت عائشہؓ کے اس قول کو درج کر کے فرماتے ہیں:-

"هٰذَا نَاظِرًا اِلٰى نُزُوْلِ عِيْسٰى وَهٰذَا اَيْضًا لَا يُنَافِيْ حَدِيْثَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ لِاَنَّهٗ اَرَادَ لَا نَبِيَّ يَنْسَخُ شَرْعَهٗ"

یعنی ام المومنین حضرت عائشہؓ کا یہ قول مسیح موعود نبی اللہ کی آمد کو مدّنظر رکھ کر فرمایا گیا ہے اور حدیث لا نبی بعدی کے مخالف نہیں کیونکہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسا نبی نہ ہوگا جو حضورؐ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔

(۳) حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فتوحاتِ مکیّہ میں مختلف مقامات پر اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ چنانچہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۷ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اِنَّ النُّبُوَّةَ الَّتِيْ انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ لَا مَقَامُهَا فَلَا شَرْعَ يَكُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَزِيْدُ فِيْ شَرْعِهٖ حُكْمًا وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ۔ اَيْ لَا نَبِيَّ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْعٍ يُخَالِفُ شَرْعِيْ بَلْ اِذَا كَانَ يَكُوْنُ تَحْتَ حُكْمِ شَرِيْعَتِيْ۔ وَلَا رَسُوْلَ اَيْ لَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ بِشَرْعٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ فَهٰذَا هُوَ الَّذِي انْقَطَعَ وَسُدَّ بَابُهٗ لَا مَقَامُ النُّبُوَّةِ"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جو نبوّت بند ہوئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقامِ نبوّت پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے والی یا اس میں کسی قسم کی ایزادی کرنے والی کوئی شریعت نہ ہوگی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا بھی کہ میرے بعد نبوّت اور رسالت بند ہو گئی ہے اور میرے بعد اب نبی اور رسول نہ ہوگا، یہی مطلب ہے کہ کوئی ایسا نبی نہ ہوگا جو میری شریعت کے مخالف ہو بلکہ جب بھی ہوگا میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔ اسی طرح کوئی ایسا رسول نہ ہوگا جو نئی شریعت کی طرف لوگوں کو دعوت دے پس نبوّت کے منقطع ہونے اور اس کے دروازے بند ہونے کے یہ معنی ہیں۔ نہ یہ کہ مقامِ نبوت اب کسی کو نہیں مل سکتا

(۴) ابن ماجہ جلد اوّل کتاب الجنائز صفحہ ۲۳۷ میں جو صحاحِ ستّہ میں حدیث کی بڑی معتبر کتاب ہے آنحضرت صلعم سے یہ روایت آئی ہے کہ حضورؐ نے اپنے بیٹے ابراہیمؑ کی وفات پر فرمایا "لو عاش لکان صدّیقًا نبیًّا"۔ یعنی اگر وہ میرا بیٹا ابراہیمؑ) زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی بنتا۔ اس حدیث کو صحیح ثابت کرنے کے بعد مشہور محدّث ملا علی القاریؒ اپنی کتاب موضوعاتِ کبیر صفحہ ۵۸ و صفحہ ۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"قُلْتُ مَعَ هٰذَا لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمُ وَصَارَ نَبِيًّا وَكَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِيًّا لَكَانَا مِنْ اَتْبَاعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .... فَلَا يُنَاقِضُ قَوْلَهٗ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اِذِ الْمَعْنٰى اَنَّهٗ لَا يَاْتِيْ نَبِيٌّ يَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اُمَّتِهٖ"۔

یعنی میں کہتا ہوں اس کے ساتھ اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے نیز اگر حضرت عمر نبی ہو جاتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں سے ہوتے ..... پس یہ آیت خاتم النبیین کے مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے معنیٰ یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی اُمّت میں سے نہ ہو

(۵) مولوی عبد الحیی صاحب فرنگی محل لکھنوی فرماتے ہیں۔

"بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرّد کسی نبی کا آنا محال نہیں بلکہ نئی شریعت والا البتہ ممتنع ہے"۔

(دافع الوسواس فی اثر ابن عباس نیا ایڈیشن صفحہ ۱۶)

نیز لکھتے ہیں:-

"علمائے اہلِ سنّت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپؐ کی تمام مکلّفین کو شامل ہے۔ اور جو نبی

آپ کے ہم عصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ ہوگا۔

(ایضاً صفحہ ۲۹)

(۶) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں:۔

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۳)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

احباب کرام! ہمارے مخالف علماء کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی نبوت کے خلاف عموماً آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کو پیش کرکے عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرکے انہیں احمدیت کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ مگر مذکورہ چند حوالوں سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ان سے مراد صرف یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو شرعی نبی ہو اور ایسا غیر شرعی نبی بھی نہیں آ سکتا جس نے آنحضرت صلعم کی اتباع نہ کی ہو بلکہ ایسے ایک نبی کی آمد پر تمام امت متفق ہے جو آنحضرت صلعم کا تابع ہوگا یعنی مسیح موعود۔ اور یہی عقیدہ جماعت احمدیہ کا ہے اور یہی دعوی بانی جماعت احمدیہ کا ہے اور جیسا کہ پہلے میں بتلا چکا ہوں جب حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات قرآن و حدیث اور تاریخ و عقل سے ثابت ہے تو معلوم ہوا کہ آنے والا اسی امت کا فرد ہے جو آنحضرت صلعم کا غلام اور خادم ہے۔

پس عقیدہ ختم نبوت میں درحقیقت ہمارا اور دوسرے مسلمان بھائیوں کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگر اختلاف ہے تو صرف مسیح موعود کی شخصیت اور اس کی تعیین میں ہے۔ کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ مسیح موعود آگیا اور دیگر مسلمان ابھی اس کے انتظار میں چشم براہ ہیں۔

چنانچہ اخبار صدق جدید لکھنؤ ۶ اگست ۱۹۶۵ء میں اس اعتقاد کا یوں تجزیہ کیا گیا ہے کہ:۔

"یہ قادیانی اور ان کے مخالف علماء دونوں اصولی طور پر ایک ہی عقیدہ رکھتے ہیں اختلاف صرف شخصیت میں ہے۔ علماء کہتے ہیں کہ بیشک حضرت مسیح بحالت نبوت تشریف لائیں گے اور ان پر وحی بھی نازل ہوگی وحی لانے والے حضرت جبرائیل ہوں گے۔ مگر نازل ہونے والے مسیح غلام احمد قادیانی نہیں ہیں وہ تو آئیں گے۔ گویا یہ فرق ہے کہ عیسی نبی اللہ تشریف لے آئے ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ نہیں، وہ ابھی نہیں آئے مگر آئیں گے ضرور۔ پھر قادیانیوں اور ان کے مخالف علماء میں فرق کیا رہا؟ اصولی میں دونوں متفق ہیں مابہ النزاع صرف شخصیت ہے۔"

مسیح موعود کا دعویٰ نبوت

حضرات! ہمارے مسلمان بھائیوں کو علماء اس غلط فہمی میں بھی مبتلا کر دیتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے آنحضرت صلعم کے بالمقابل دعوی نبوت کرکے ایک الگ امت کی بنیاد ڈال دی ہے اس لئے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لیکن یہ سراسر جھوٹ ہے اور افتراء ہے۔ جیسا کہ میں اپنی تقریر کی ابتداء میں بتلا چکا ہوں اب یہاں محض وضاحت کے لئے حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے صرف چند اقتباس پیش کروں گا کہ آپ نے آخر کس قسم کی نبوت کا دعوی کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

(الف) "میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعوی کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لاتا ہوں۔ صرف میری مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(ب) "یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوی میں نبی کا نام سن کر دھوکا کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعوی کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعوی نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

(ج) "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

(د) "یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے گویا میں ایسی نبوت کا دعوی کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعوی نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوی نہیں۔ یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بناء پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے۔ اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔"

(آخری مکتوب مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

ان تمام حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر جگہ آنحضرت صلعم کی غلامی کا دم بھرا ہے اور اپنے آپ کو آنحضرت صلعم کا احقر الغلمان ہی سمجھا ہے اور آپ کے اور آپ کی جماعت کے دلوں میں عشق محمد صلعم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور آپ ہی کے الفاظ میں ہم سب کے دلوں کی حالت یہی ہے کہ

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

مسئلہ جہاد

سامعین کرام! جماعت احمدیہ کے خلاف ایک بڑی زبردست غلط فہمی یہ پھیلائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جماعت جہاد کی منکر ہے حالانکہ یہ بات بھی سراسر غلط ہے۔ کیونکہ قرآنی احکام اور احادیث کی روشنی میں ہر مسلمان پر جہاد واجب ہے۔ البتہ جہاد سے صرف اور صرف دین کے لئے جنگ و جدال سمجھنا اسلامی تعلیمات سے ناواقفی کا نتیجہ ہے جیسا کہ تمام مسلمان سمجھتے ہیں جہاد کے بارے میں جو تعریف بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے فرمائی ہے ان کا خلاصہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ ہے کہ جہاد کی تین قسمیں ہیں۔

اول جہاد اکبر یعنی اپنے نفس سے جہاد

کرنا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ "رجعنا من الجہادِ الأصغر الی الجہادِ الاکبر"۔ ایک غزوہ سے واپسی کے بعد آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف آگئے ہیں۔ دوسری قسم جہاد بالمعنی جہادِ کبیر کہلاتی ہے۔ یعنی شیطانی تعلیمات کے خلاف اسلامی تعلیمات کی اشاعت کرنا۔ جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا وجاھدھم بہ جھادًا کبیرًا۔

تیسری قسم جہادِ اصغر ہے۔ یعنی دشمن کے دفعیہ کے لئے تلوار اٹھانا یا طاقت استعمال کرنا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ اُذِنَ للذین یقاتلون بأنھم ظلموا و انّ اللہ علی نصرھم لقدیر۔

پس اصل بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نہ صرف جہاد کی قائل ہے بلکہ عملاً جہادِ اکبر اور جہادِ کبیر بجا لا رہی ہے۔ جب کہ ہمارے مخالف علماء صرف جہاد کے نعرے ہی لگانا جانتے ہیں جہاد کے بارے میں جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ اس زمانہ میں چونکہ امن و امان قائم ہوگیا ہے اور دینی احکام کی بجا آوری میں کوئی روک نہیں اور دشمنانِ اسلام بجائے تلوار و طاقت کے، قلم کے ذریعہ حملہ آور ہیں اس لئے ہمیں بھی دین کی خاطر طاقت استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ پُرامن ذرائع سے جہاد بالقرآن اور جہاد بالقلم کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہاں اس قدر ہم ضرور کہیں گے کہ یہ دن دین کی حمایت کے لئے لڑائی کے دن نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے مخالفوں نے بھی کوئی حملہ اپنے دین کی اشاعت میں تلوار اور بندوق سے نہیں کیا بلکہ تقریر اور قلم اور کاغذ سے کیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے حملے بھی تحریر و تقریر تک ہی محدود ہوں۔ جیسا کہ اسلام نے اپنے ابتدائی زمانہ میں کسی قوم پر تلوار سے حملہ نہیں کیا جب تک پہلے اس قوم نے تلوار نہ اٹھائی۔ سو اس وقت دین کی حمایت میں تلوار اٹھانا نہ صرف بے انصافی ہے بلکہ اس بات کو ظاہر کرنا ہے کہ ہم تقریر و تحریر کے ساتھ اور دلائلِ شافیہ کے ساتھ دشمن کو ملزم کرنے میں کمزور ہیں۔"
(ایام الصلح صفحہ ۵۱)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
فرما چکا ہے سیّدِ کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التواء
یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائیگا
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۶)

حضور کے ان اشعار میں لفظ "اب" اور "التواء" قابلِ توجہ ہیں۔ اور جماعتِ احمدیہ کے اعتقاد کی نمائندگی کرتے ہیں کہ اب یعنی موجودہ وقت میں دینی لڑائیوں کا نہ تو موقع ہے اور نہ ہی حاجت۔ اسی لئے دینی لڑائی ملتوی ہوگی۔ جیسا کہ حدیث بخاری میں مسیح موعود کے بارے میں یہ ذکر ہے کہ یضع الحرب یعنی وہ دینی لڑائیوں کو موقوف کر دے گا۔ البتہ اگر کسی وقت اور کسی زمانے میں دشمنانِ اسلام طاقت کے ذریعہ اسلام کو مٹانے کی کوشش کریں گے تو انشاء اللہ اس جہاد میں بھی سب سے آگے احمدی ہی ہوں گے اور ہمارے مخالف علماء اس وقت منہ چھپاتے پھریں گے۔

پس جماعت احمدیہ ایک صلح پسند اور امن پسند جماعت ہے۔ اور امن و آشتی ہی کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو جیت کر اسلام کو غالب کرے گی۔ اور اپنے اس مقصد میں وہ مسلسل کامیابیوں سے ہمکنار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے مشہور مورخ و ادیب محمد اکرم صاحب ایم۔ اے اپنی تاریخی کتاب "موجِ کوثر" کے صفحہ ۱۹۲-۱۹۳ میں رقمطراز ہیں:۔

"احمدی جماعت کے فروغ کی ایک اور وجہ اُن کی تبلیغی کوششیں ہیں۔ مرزا صاحب اور اُن کے معتقدوں کا عقیدہ ہے کہ اب جہاد بالسیف نہیں بلکہ جہاد بالقلم اور جہاد باللسان یعنی تحریری اور زبانی تبلیغ کا زمانہ ہے۔ اُن کے اس عقیدہ سے عام مسلمانوں کو اختلاف ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ آج جہاد بالسیف کی اہلیت نہ احمدیوں میں ہے اور نہ عام مسلمانوں میں ع

طاقتِ جلوۂ سینانہ تو داری و نہ من

عام مسلمان تو جہاد بالسیف کے عقیدے کا خیالی دَم بھر کے نہ عملی جہاد کرتے ہیں اور نہ تبلیغی جہاد۔ لیکن احمدی...... دوسرے جہاد یعنی تبلیغ کو ایک فریضۂ مذہبی سمجھتے ہیں اور اس میں انہیں خاصی کامیابی ہوئی ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

بھائیو! یہی وہ جہادِ کبیر ہے کہ جس کے ذریعہ آج جماعتِ احمدیہ خدا کے فضل سے غلبۂ اسلام کی صدی کو نزدیک سے نزدیک تر لا رہی ہے۔ اور انشاء اللہ ہم حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں یقین رکھتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام پر سَو سال مکمل ہو جانے کے بعد ہم اگلی جس صدی کا استقبال کریں گے وہ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔

اِسی سال ماہ جولائی و اگست میں ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو دورۂ امریکہ و کینیڈا فرمایا وہ بھی اسی غلبۂ اسلام کی مہم کی ایک اہم کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں آپ نے چاند ستاروں پر کمند ڈالنے والی قوم کو روحانی بلندیوں سے روشناس کراتے ہوئے ایک انٹرویو میں بڑے واشگاف الفاظ میں یہ فرمایا کہ

"Within a century the majority of Americans will realize the beauty of Islam." (بدر ۲۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)

یعنی ایک صدی کے اندر امریکنوں کی اکثریت اسلام کی خوبصورتی کو پالے گی۔

اور پھر ۹ اگست ۱۹۷۶ء کی رات کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (C.B.C) سے حضور کا جو انٹرویو ہوا اس میں حضور کا جو زبردست بیان نشر ہوا وہ یہ تھا کہ:۔

"The Potential is that within next 100 years the majority of the inhabitants of this part of globe will accept Islam."

یعنی اس بات کا امکان ہے کہ آئندہ سَو سال کے اندر اندر اس خطۂ زمین کے ساکنین اسلام کو قبول کرلیں گے۔

پس ہم احمدیوں کا یہ بھی پختہ یقین و ایمان اور اعتقاد ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ وقت قریب ہے جب لوگ فوج در فوج احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوں گے۔ اور یہ غلبۂ اسلام احمدیت ہی کے ذریعہ مقدر ہے غلبۂ اسلام کی یہ صدی کیسی ہوگی اس کا کچھ تصور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے بخوبی کر سکتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا جب تک کہ دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ .... لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔"
(تبلیغِ رسالت جلد ششم صفحہ ۸)

اسی طرح آپ اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم کے صفحہ ۱۰ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اِنّی اَریٰ اَنّ اَھلَ مکّۃَ یدخلون افواجًا فی حزب اللہ القادر المختار وھٰذا من ربّ السّماء وعجیبٌ فی اَعینِ اھلِ الارضین۔ میں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے۔ اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں عجیب"

اور فرمایا:۔

"میں اپنی جماعت کو رشیاء کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔" (تذکرہ صفحہ ۸۱۱)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دَور میں ہی غلبۂ اسلام کے دن دکھائے اور ہمارے دیگر مسلمان بھائیوں کو بھی یہ توفیق دے کہ وہ احمدیت میں شامل ہو کر حقیقی اسلام کے علمبردار بنیں اور وہ برکات حاصل کریں جو خدا کے مقدس و برگزیدہ مسیح و امام مہدی سے وابستگی کے نتیجہ میں ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

اخبارِ قادیان

○ مورخہ ۳۰ کو مکرم شریف احمد صاحب ڈوگر درویش کی اہلیہ صاحبہ اور بڑی لڑکی پاسپورٹ پر پاکستان کے لئے روانہ ہوگئیں جہاں اُن کی اس مذکورہ لڑکی کا رخصتانہ عمل میں آئے گا۔ مورخہ ۲۹ کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ان کے ہاں اجتماعی دُعا کرائی اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعثِ برکت کرے۔ آمین ○ مورخہ ۲۶ کو عزیز محبوب احمد صاحب امرد ہی کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان کا دایاں ہاتھ پریس مشین میں آگیا (بقیہ صفحہ ۱۲ کالم ۳ پر)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۲۱۱۶۰ ا:۔ میں اقبال مسرت بنت مکرم منشی خلیل الرحمٰن صاحب ملتانی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۰-۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے اس وقت میرے والد صاحب کی طرف سے صرف ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ اگر کوئی کسی قسم کی آمد یا کوئی جائیداد پیدا ہو گی تو اس پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن قادیان حاوی ہو گی۔

الامۃ۔ اقبال مسرت۔ گواہ شد۔ خلیل الرحمٰن والد منشی عبد الرحیم صاحب ملتانی۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد۔

وصیت نمبر ۲۱۲۱۹ ا:۔ میں بشیر احمد صدیق ولد مکرم صدیق امیر علی صاحب۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت۔ عمر ۲۶ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن موگرال۔ ڈاکخانہ موگرال۔ ضلع کیناناور۔ کیرالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۳-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱)۔ دو ایکڑ زمین جس کی قیمت اندازاً ۲۰۰۰۰/- بیس ہزار روپیہ ہے۔ (۲)۔ بغیر کاشت کے قابل زمین ۹ سینٹ جس کی قیمت اندازاً ۵۰۰/- روپیہ ہے ان ہر دو زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

مذکورہ قابل کاشت زمین سے مجھے سالانہ آمد ۱۲۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام کرتا ہوں۔

العبد۔ بشیر احمد صدیق۔ گواہ شد۔ صدیق امیر علی موگرال۔ گواہ شد۔ صدیق اشرف علی۔

وصیت نمبر ۲۱۲۲۰ ا:۔ میں خیر النساء زوجہ مکرم بشیر احمد صدیق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موگرال ڈاکخانہ موگرال۔ ضلع کیناناور صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۳-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد زیورات کی شکل میں ہے جو درج ذیل ہے۔

۷ چوڑیاں۔ ۲ گلے کے ہار۔ ۲ بالیاں۔ ۲ انگوٹھیاں ان کا مجموعی وزن ۱۳۶ گرام ہے۔ جن کی قیمت اندازاً ۵۰۰۰/- ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے خاوند کے ذمہ میرے مہر کی رقم ۱۵۰۰/- ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میں جو بھی جائیداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ہو گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

الامۃ۔ خیر النساء (دستخط کنٹری) گواہ شد۔ بشیر احمد صدیق (خاوند موصیہ) گواہ شد۔ صدیق امیر علی۔

وصیت نمبر ۲۱۲۳۰ ا:۔ میں یوامۃ الحی زوجہ کرم عبد الرزاق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن کوڈالی۔ ڈاکخانہ کوڈالی۔ ضلع کیناناور۔ صوبہ کیرالا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۳-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ زیورات کے طور پر ایک پاؤنڈ کی دو بالیاں اور دو پاؤنڈ کا ہار ہے۔ ان ہر دو کی قیمت ۱۲۰۰/- روپیہ ہے۔ خاوند نے مہر کے طور پر ۲۵۰/- کی ایک سلائی مشین خرید کر دی ہے۔ ان ہر دو منقولہ جائیداد کی کل قیمت ۱۴۵۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ مجھے جیب خرچ کے طور پہ ماہانہ صرف ۱۰ روپے ملتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مرنے کے وقت میری جو بھی متروکہ ثابت ہو گا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام کرتی ہوں۔

الامۃ۔ یوامۃ الحی۔ گواہ شد۔ ایم عبد الرزاق (خاوند موصیہ)۔ گواہ شد۔ سی برکت اللہ کوڈالی۔

وصیت نمبر ۲۱۲۶۰ ا:۔ میں محمد بشیر الدین ولد مکرم شیخ محمد صاحب قوم احمدی پیشہ وظیفہ یاب عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ خاکسار کا گذارہ گورنمنٹ کی طرف سے ماہوار وظیفہ پر ہے جو کہ ہر ماہ ۹۹/- ننانوے روپے کی صورت میں سب ٹریژری آفس تعلقہ آتماکور ضلع محبوب نگر (آندھرا پردیش) سے ملتا ہے۔ خاکسار اس ماہوار آمد میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ۲۔ خاکسار کی منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

i۔ سلائی مشین قیمتی مبلغ ۵۰۰/- (پانچ سو روپے) ii۔ سائیکل (پرانی) ایک عدد قیمتی ۱۰۰/- (ایکصد روپے) iii۔ دستی گھڑی قیمتی مبلغ ۱۰۰/- (ایکصد روپے) جملہ میزان ۷۰۰/- (سات صد روپے)

خاکسار متذکرہ صدر میزان مبلغ ۷۰۰/- (سات صد روپے) میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۳۔ خاکسار کی موروثی (غیر منقولہ) جائیداد کچھ بھی نہیں ہے۔ آئندہ تا وقت مرگ اگر کوئی جائیداد کسی قسم کی بھی پیدا کرے گا تو اس کی اطلاع کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ کو دے گا۔

العبد۔ محمد بشیر الدین وظیفہ یاب مدرس۔ گواہ شد۔ نصیر احمد قادیانی۔ گواہ شد۔ سید بدر الدین احمد انسپکٹر وقف جدید۔

وصیت نمبر ۲۱۲۶۱ ا:۔ میں قمر النساء بنت مکرم ملک نذیر احمد صاحب مرحوم قوم اعوان پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ فروری ۱۹۵۵ء تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ نومبر ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

Rs.1500/-

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ایکہزار پانچ سو روپے حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس کے بعد اگر میں کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور میں اپنی آمد یا جائیداد جو بھی ہو اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ قمر النساء۔ گواہ شد۔ ملک منیر احمد برادر موصیہ۔ گواہ شد۔ بدر الدین عامل بدھ جنرل سیکرٹری قادیان۔

بقیہ صفحہ ۹:۔ جس کے باعث چار انگلیاں شدید زخمی ہو گئیں۔ پہلے قادیان میں علاج کیا گیا۔ اب طبی مشورہ کے لئے امرتسر لے جایا جا رہا ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

○۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب درویش چند یوم بعارضہ بخار وغیرہ بیمار رہے۔ اب بخار میں کمی ہے لیکن کمزوری کافی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ ○۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مورخہ ۲۹ اپریل کو اپنے اہل و عیال کے ہمراہ بمبئی سے قادیان تشریف لے آئے۔

○۔ مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب آف امریکہ (متوطن حیدرآباد) اپنے بعض عزیزوں کے ہمراہ مورخہ ۳۰ اپریل کو قادیان تشریف لائے۔

مجلسِ مشاورت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات!

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اپنی مالی قربانیوں کو اڑھائی سو گُنا بڑھا چکا ہے۔ جبکہ جماعت کا تھوڑا سا حصہ کمزوری دکھاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کرتے ہوئے اخراجات کے سالانہ بجٹ کو پُورا کرنے میں سُستی کر جاتے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ جماعت کے سالانہ مجموعی بجٹ میں متوقع آمد سے کمی آجائے۔ لیکن اس وجہ سے کہ یہ خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا قائم کردہ سلسلہ ہے اور وہی اس کی جملہ ضروریات کو پورا کرنے کا متکفل بھی ہے۔ وہ اپنے غیر معمولی فضل سے جماعت کے ایک دوسرے طبقہ کو زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق دے دیتا ہے۔ اس طرح جماعت کا سالانہ بجٹ تو کم نہیں ہوتا۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ صورتِ حال اگر مجموعی طور پر جماعتِ احمدیہ کی خوبی اور دینی خلوص و محبت کی آئینہ دار ہے تو انفرادی طور پر اپنی ذمہ داری میں کوتاہی کرنے والوں کے حق میں یقینی طور پر لمحۂ فکریہ کا رنگ رکھتی ہے۔ اِس لئے بھائیو! ہوشیار ہو جائیے۔ ہر شخص نے جب خدا کے حضور پیش ہونا ہے تو اس کے اپنے عمل ہی اُسے خدا کا قرب اور اس کی رضا دلانے کا موجب بن سکتے ہیں۔ وہ کون احمدی ہے جو ایسے وقت میں خدا تعالیٰ کے قُرب اور اس کی رضا کا دل سے خواہش مند نہ ہو؟ اس لئے یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ آپ تو اپنے فرض کی ادائیگی میں سُستی کریں، مشخصہ بجٹ کے مطابق چندہ کی سالانہ ادائیگی کی بجائے آپ کے نام بقایا پر بقایا چلتا چلا گیا ہو اور دُوسرے مخلص بھائیوں نے اپنے بڑھتے ہوئے جذبۂ اخلاص کے تحت بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرکے بجٹ پورا کر دیا ہو۔ اور آپ اس غلط فہمی میں رہ رہے ہوں کہ کوئی بات نہیں۔ کام تو ہو ہی گیا۔ نہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیوں نہ آپ اپنے آپ کو جماعت کے دوسرے زُمرہ میں شامل کر لینے کی کوشش کریں۔ جس کے نتیجہ میں آپ کا نام دفاتر میں بھی بقایا داروں میں لکھا ہُوا نہ رہ جائے اور ساتھ ہی خدا تعالےٰ کے حضور بھی آپ سابقون میں شمار ہو کر اُس کے قُرب اور رضا کو حاصل کرنے والے بن گئے ہوں۔ یہ چند روزہ زندگی جیسا بھی ہوگی گزر جانی ہے۔ قُربانی تو اسی کا نام ہے کہ ایک انسان ایسا کام کرے جس کے نتیجہ میں بہت سی ذاتی ضروریات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے دینی ضروریات کو مقدم کرکے ان کو پورا کیا جاتے۔ تا خدا تعالےٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل ہو۔ اس لئے بقایا دار احباب اس اہم نکتہ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

دُوسرے نمبر پر تبلیغ و اشاعتِ دین کے کام کو سرانجام دینے کے لئے جماعت مبلغین کی تیاری کے سلسلہ میں اپنے ہونہار اور ذہین نوجوان بچّوں کو مرکز میں جاری شدہ دینی درسگاہ میں بھیجنے کی بات ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ہی سے قادیان میں مدرسہ احمدیہ جاری ہے۔ اور عرصہ سے معلمین وقفِ جدید کی تحریک بھی جاری ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ ماہ ستمبر میں ہُوا کرتا ہے۔ اور کم سے کم ڈل پاس طلباء پہلی کلاس میں لئے جاتے ہیں۔ اگر آپ کا اپنا ایسا بچہ ہے یا آپ کے حلقہ اثر کے احباب میں سے کسی کا ایسا نوجوان عزیز ہے تو آپ اُسے قادیان بھیجیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم سے خط و کتابت کریں۔ تا آپ اس جہت سے بھی اپنے محبوب امام ہمام کے ارشادات کو عملی جامہ پہنانے والوں میں شامل ہو سکیں۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ہی اپنے محبوب امام ہمام کی ہر آواز پہ دل و جان سے لبیک کہنے والے بنیں۔ اور خدمت و اشاعتِ دین کی مہم میں عملی طور پر حصہ لیتے ہوئے خدا تعالےٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث قرار پائیں۔

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی شائع کردہ

تبلیغی کتب

1. EXTRACT FROM HOLY QURAN and SAYING OF THE HOLY PROPHET A REAL ENCYCLOPAEDIA. (13th Edition) 2. TEACHINGS OF ISLAM IN MARATHI. 3. PROMISED DIVINE MESSENGER FOR ALL MANKIND. (His Claims and teachings in his own words.) 4. 3000 PRECIOUS GEM SELECTED from the world best literature in valuable treasure for all mankind. 5. A challenge to all nations of Globe with rewards of Rs. 150,000. 6. Divine teachings regarding peace and happiness. 7. All about Jesus Christ (Peace be on him)

نوٹ:۔ کارڈ آنے پر فہرست کتب مع قیمت مفت ارسال کی جائے گی۔

—— خط و کتابت کا پتہ ——

YUSUF AHMAD ALLADIN
ALLADIN BUILDING, SAROJINI DEVI ROAD.
SECUNDERABAD (A.P.)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325/52686 P.P.
پائیدار اور بہترین ڈیزائن پر :-
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس کانپور
لیڈر سول و ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز (مکھنیا بازار — ۲۹/۴۲)

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمایئے
آٹو ونگز
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS — 600004.
PHONE. 75360.

جلسہ سالانہ قادیان
بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس روحانی جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں ان کے لئے دونوں روحانی اجتماعات میں شامل ہونے کا بہترین موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس اٹارسی مدھیہ پردیش

مورخہ ۸ مئی ۱۹۷۷ء کو پیشوایانِ مذاہب کانفرنس بمقام اٹارسی (مدھیہ پردیش) میں منعقد ہو رہی ہے۔ پروگرام ایک روز کا ہوگا۔ جس میں پیشوایانِ مذاہب کی سیرت پر مختلف مذاہب کے علماء کو تقریروں کی دعوت دی گئی ہے۔

مدھیہ پردیش اور ملحقہ صوبہ جات کے دوستوں سے درخواست ہے کہ اس میں شمولیت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ مہمانان کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ اٹارسی کی طرف سے ہوگا۔ کانفرنس میں شمولیت کی اطلاع مکرم محمد فہیم صاحب سیکرٹری تبلیغ ریلوے کوارٹر نمبر G4B-18-بلاک۔ اٹارسی۔ ضلع ہوشنگ آباد مدھیہ پردیش کو دی جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے جس میں سے درویشوں کے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو بچے (لڑکے۔ لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔

بعض مخلص احباب نے اس فنڈ میں بہت ہی قابلِ قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر بخشے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادیوں کے لیے حسب حالات رقوم مد "شادی فنڈ" میں ارسال کرتے رہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دعائے نعم البدل: مُلتان (پاکستان) سے آمدہ خط سے معلوم ہوا کہ میری بیٹی عزیزہ ناصرہ سلطانہ کے ہاں پہلی بچی پیدا ہوئی اور پھر مشیتِ ایزدی سے چند یوم بعد فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جملہ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور خصوصاً بچی ناصرہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار (منشی) دین محمد ننگلی درویش قادیان۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ـــــ بقیہ صفحہ اوّل

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان کے ماتحت اپنے ملک میں امن و امان کی فضا پیدا کرنے اور اس کے استحکام اور ترقی کے لیے خصوصیت کے ساتھ بہت دعائیں کریں۔ موجودہ حالات کی وجہ سے ملک سے محبت اور پیار کرنے والا ہر شخص پریشان ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ حالات کو معمول پر لانے کے لئے مقدور بھر کوشش کرے۔ ہم نہ صاحبِ اقتدار ہیں اور نہ سیاست سے ہماری جماعت کا کوئی تعلق ہے البتہ دعا کا زبردست ہتھیار ہمارے پاس ضرور موجود ہے۔ اور ہمارا ملک اور اہلِ ملک دونوں زبانِ حال سے ہمیں یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس روحانی ہتھیار کو استعمال کرتے ہوئے موجودہ حالات کے پیشِ نظر اپنے وطن کے لئے پوری توجہ اور تضرع کے ساتھ دعائیں کریں۔ اور ان دعاؤں کو اپنے کمال تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۷۷ء)

ضروری اعلان

بابت وصولی چندہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی رہنمائی کے لئے شعبۂ مال سے متعلق ضروری ہدایات درج کی جا رہی ہیں۔ ان کے مطابق عملدرآمد کیا جائے۔

(۱) ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد کے لحاظ سے باقاعدہ بجٹ تیار کر کے دفتر مرکزیہ میں بھجوائے اور اس کے مطابق ماہ بماہ وصولی کا اہتمام کرے۔

(۲) دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے رسید بُکیں منگوائی جائیں۔ مقامی طور پر کوئی رسید بُک خدام الاحمدیہ کا چندہ وصول کرنے کے لئے نہ استعمال کی جائے۔

(۳) جس قدر چندہ جمع کیا جائے اس کا ¼ حصہ مقامی ضروریات کے لئے رکھ کر باقی ¾ حصہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام "صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ" کی مد میں ارسال کیا جائے۔

نوٹ (۱):- ماہانہ رپورٹ میں اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا جائے کہ کُل چندہ اتنا جمع کیا گیا۔ اس قدر مقامی ضروریات کے لئے رکھا گیا اور اس قدر مرکز میں بھجوایا گیا۔

نوٹ (۲):- اس وقت چندہ کی جس قدر رقم موجود ہے اس کا ¼ حصہ رکھ کر باقی ¾ حصہ فوری طور پر مرکز میں بھجوا دیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

فہرست ۴

منظور شدہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

برائے سال یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء (ہجرت ۱۳۵۶ ہش تا شہادت ۱۳۵۹ ہش) نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ کبیرا (مغربی بنگال)

صدر جماعت و سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم مولوی محمد شہید اللہ صاحب
سیکرٹری مال: مکرم عبد الخطیب صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم امداد علی صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم صور الحق صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ منار گھاٹ (کیرالہ)

صدر جماعت: مکرم ایم۔ کے۔ محمد صاحب۔
جنرل سیکرٹری: مکرم اے۔ کیو۔ مسلم صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم ایم۔ کے۔ عبد الرشید صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم ایم۔ کے۔ عبد العزیز صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم وی۔ ٹی۔ محمد صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم اے۔ کنجی احمد صاحب۔

(۳) جماعت احمدیہ آرہ (بہار)

صدر جماعت: مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم عبد الحکیم صاحب۔

(۴) جماعت احمدیہ کولون (کیرالہ)

صدر جماعت: مکرم ایچ۔ اے۔ قہار صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم اے۔ کیو۔ مصلح صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت و ضیافت: مکرم کے۔ پی محمد حبیب اللہ صاحب۔

(۵) جماعت احمدیہ نارا کوٹ (اڑیسہ)

صدر جماعت: مکرم محمد جمال صاحب۔
نائب صدر: مکرم نصیر الدین خان صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم شیخ نظام الدین صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت: مکرم شیخ کلیم الدین صاحب۔